روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار یکم دسمبر 2003ء شوال 1424 ہجری۔ یکم فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 271

ہر نشہ آور چیز حرام ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو میں نے کئی قسم کی شرابوں کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا:

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ہر نشہ آور چیز حرام ہے

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب بعث ابی موسیٰ حدیث نمبر 3998)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمباکو نوشی سے کراہت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے ایک لغو اور بے ہودہ حرکت ہے۔ ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے۔ اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے ورنہ یونہی بیجا صرف کرنا ہے۔ عمدہ تندرست آدمی وہ ہے جو کسی شئے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص 175)

تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتایا لیکن ہم اس کو مکروہ جانتے ہیں اور ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپؐ نہ اپنے لئے اور نہ اپنے صحابہ کے لئے کبھی اس کو تجویز کرتے بلکہ منع کرتے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 368)

حضرت مسیح موعود نے تمباکو نوشی کے موضوع پر ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا۔

اس کا ترک اچھا ہے۔ ایک بدعت ہے منہ سے بو آتی ہے۔

(ملفوظات جلد 1 ص 538)

انسان عادت چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو۔ اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں بڑھاپے میں آ کر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو نہ منع کرتا اور نہ جائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 159)

میں نے چند ایک ایسے آدمیوں کی شکایات سنی تھیں کہ وہ پنج وقت نماز میں حاضر نہیں ہوتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ ان کی مجلسوں میں ٹھٹھے اور حقہ نوشی اور فضول گوئی کا شغل رہتا تھا۔ اور بعض کی نسبت شک کیا گیا تھا۔ کہ وہ پرہیز گاری کے پاک اصول پر قائم نہیں ہیں۔ اس لئے میں نے بلاتوقف ان سب کو یہاں سے نکال دیا ہے تا کہ دوسروں کے ٹھوکر کھانے کا موجب نہ ہوں۔

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم ص 59)

تجارت کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

میں نے بارہا بتایا ہے کہ تجارت ایسی چیز ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا میں بہت بڑا اثر و رسوخ پیدا کیا جا سکتا ہے ہمارے دو نوجوان افریقہ گئے۔ ایک کو ہم نے کہا کہ تمہیں خرچ کیلئے ہم پچیس روپے ماہوار دینگے مگر دوسرے سے ہم نے کہا کہ تمہارے اخراجات برداشت کرنے کی ہمیں توفیق نہیں۔ اس نے کہا توفیق کا کیا سوال ہے میں خود محنت مزدوری کر کے اپنے لئے روپیہ پیدا کر لوں گا۔ اور ہر کوئی بارڈالنے کے لئے تیار نہیں ہم نے کہا یہ تو بہت مبارک خیال ہے۔ اگر ایسے نوجوان ہمیں میسر آ جائیں تو اور کیا چاہئے۔ چنانچہ وہ دونوں وہاں گئے اور انہوں نے پندرہ روپے چندہ ڈال کر تجارت شروع کی.........اب ایک تازہ خط سے معلوم ہوا ہے کہ جنہوں نے پندرہ روپے سے تجارت شروع کی تھی اب تک ہزار روپے(۔) اخراجات کیلئے چندہ دے چکے ہیں اور اپنا گزارہ بھی اتنی عمدگی کے ساتھ کرتے آ رہے ہیں اس قسم کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں اور اس ملک میں بعض نوجوان ہزار اور دو ہزار روپے کے ساتھ آئے اور اب وہ دو لاکھ کے مالک ہیں۔

تجارت ایک ایسی چیز ہے جس میں انسان بغیر کسی خاص سرمائے کے بہت تھوڑی محنت کے ساتھ کامیاب ہو سکتا ہے جو لوگ اس طرف توجہ کرینگے وہ نہ

باقی صفحہ 2 پر

''سیدنا طاہر نمبر'' کے خریدار

متوجہ ہوں

ادارہ الفضل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی سیرت و سوانح پر مشتمل باتصویر اور ضخیم نمبر شائع کر رہا ہے۔ اس تاریخی دستاویز کے پیش نظر مستقل خریداران الفضل کے علاوہ جو احباب ''سیدنا طاہر نمبر'' خریدنا چاہتے ہیں وہ جلد ادارہ کو آرڈر لکھوا دیں تا کہ آرڈر کے مطابق طباعت کروائی جائے۔ ضخیم اور قیمتی ہونے کی وجہ سے ایجنٹ حضرات و دیگر احباب نوٹ کر لیں کہ جو آرڈر دیا جائیگا اس میں سے پرچے واپس نہیں ہونگے۔

(ادارہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

102

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

حجاج کو تبلیغ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ مسلسل 10 سال تک مکہ میں حج کے موقع پر حاجیوں کے خیموں میں جاکر تبلیغ کرتے رہے۔اسی طرح آپؐ مجنہ اور عکاظ کے میلوں پر اور منیٰ میں حاجیوں کے خیموں میں تشریف لے جاکر فرماتے تھے کہ کون ہے جو میری مدد کرنے اور پناہ دینے کی حامی بھرتا ہے کہ جہاں جاکر میں اپنے رب کا پیغام پہنچا سکوں؟ ایسے شخص کو میں جنت کی بشارت دیتا ہوں۔کوئی بھی آپ کی مدد و نصرت کے لئے تیار نہ ہوتا تھا۔لوگ یمن اور دوسرے علاقوں سے جب سفر حج پر آتے تو اپنی قوم کو یہ نصیحت کرتے کہ قریش کے اس نوجوان سے ہوشیار رہنا وہ تمہیں گمراہ نہ کردے۔

نبی کریمؐ حاجیوں کے خیموں میں جاکر اللہ کی طرف بلاتے تھے۔لوگ انگلیوں سے آپ کی طرف اشارے کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انصار مدینہ کو یثرب سے بھیجا۔آپ کے پاس ایک ایک آدمی آکر ایمان لاتا اور قرآن سیکھتا تھا اور اپنے اہل خانہ کی طرف واپس یثرب جاتا تو وہ بھی اسلام قبول کر لیتے یہاں تک کہ مدینے کا کوئی محلہ باقی نہ رہا جہاں مسلمانوں کا ایک گروہ پیدا نہ ہو گیا جس سے اسلام کو طاقت اور قوت ملی۔پھر ستر افراد کا ایک وفد مکہ گیا اور حج کے موقع پر شعب ابی طالب میں انہوں نے بیعت کی۔(مسند احمد جلد 3 ص 339)

دعوت الی اللہ کا جذبہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مکرم عدالت خان صاحب تحصیل خوشاب ضلع شاہ پور کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

عدالت خان صاحب قادیان میں دینیات کی متفرق کلاس میں پڑھتے تھے۔1934ء میں جب حضرت مصلح موعود نے احمدی نوجوانوں کو تحریک فرمائی کہ دوسرے ممالک میں اپنے ذرائع سے جاکر وہاں احمدیت کی (۔) کریں تو عدالت خان صاحب قادیان سے اچانک غائب ہو گئے۔اس وقت یہی سمجھا گیا کہ شاید وہ پڑھائی سے دلبرداشتہ ہو کر بھاگ گئے ہیں۔دراصل عدالت خان صاحب حضور کی تحریک پر فوری تعمیل کی غرض سے سفری دستاویزات کے بغیر افغانستان پہنچ گئے تھے۔وہاں حکومت نے انہیں گرفتار کرکے جیل میں ڈال دیا۔جیل میں انہوں نے قیدیوں میں (۔) شروع کردی۔جب حکومت کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے عدالت خان صاحب کو ہندوستان کی سرحد پر لاکر چھوڑ دیا۔

عدالت خان صاحب قادیان آئے اور حضرت مصلح موعود (۔) کو ساری روئیداد سنا کر درخواست کی کہ انہیں کسی اور ملک میں جانے کا ارشاد فرمایا جائے۔حضور نے انہیں فرمایا کہ تم چین چلے جاؤ۔چین جاتے ہوئے عدالت خان صاحب کو کشمیر کی حکومت نے پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے روک لیا۔سردیوں کا موسم تھا اور عدالت خان صاحب کے پاس لباس وغیرہ واجبی سا تھا۔آپ کو ڈبل نمونیا ہو گیا اور دو دن بعد وہ وفات پا گئے۔ان کی (قربانی) میں بھی ایک عظیم الشان نشان احمدیت کے لئے ظاہر ہوا ہے وہ اس طرح کہ حضرت مصلح موعود نے مجلس مشاورت 1939ء کے موقع پر عدالت خان کے ذکر میں ان کا ایک ایمان افروز واقعہ یوں بیان فرمایا ''ابھی کشمیر سے چند دوست آئے ہوئے تھے انہوں نے عدالت خان کا ایک عجیب واقعہ سنایا جو سن کر رشک پیدا ہوتا ہے کہ احمدیت کی صداقت کے متعلق اسے اتنا یقین اور وثوق تھا۔وہ ایک گاؤں میں بیمار ہوا جہاں کوئی علاج میسر نہیں تھا۔جب اس کی حالت بالکل خراب ہو گئی تو ان دوستوں نے سنایا کہ وہ ہمیں کہنے لگا کہ کسی غیر احمدی کو تیار کرو'' اب یہ ترکیب بھی خوب سوجھی ہے ان کو '' کسی غیر احمدی کو تیار کرو جو احمدیت کی صداقت کے متعلق مجھ سے مباہلہ کرے۔اگر کوئی ایسا غیر احمدی مل گیا تو میں بچ جاؤں گا اور اسے (۔) بھی ہو جائے گی ورنہ میرے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔''

(الفضل 7 ستمبر 1999ء)

بقیہ صفحہ 1

صرف اپنے اور اپنے رشتہ داروں کیلئے روزی کا سامان پیدا کرینگے بلکہ دین کی خدمت کیلئے بھی بڑھ کر رہیں گے اور سلسلہ کی اشاعت کو بھی وسیع کرنے کا موجب بنیں گے۔

ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کے نوجوان اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اپنے آپ کو تجارت کیلئے وقف کریں۔(مشعل راہ جلد اول ص 450)

(مرسلہ نظارت صنعت و تجارت)

مجسم عاجزی

خدائے پاک نے کیسا یہ انقلاب کیا
بھرا ہے پیار سے دل جب سے انتخاب کیا

جو عاجزی میں مجسم جو سادگی میں کمال
اسی وجود کو مولا نے ماہتاب کیا

گیا ہے چاند کوئی جب بھی اس زمین کے بیچ
اسی کی خاک کے ذرے کو آفتاب کیا

ترے تو فضل کی بارش پڑی جہانوں پر
مرے نصیب میں پھر سے کوئی ثواب کیا

در ثمین طاہر

جماعت احمدیہ لیگوس سٹیٹ (نائیجیریا) کا تیسرا تربیتی جلسہ

رپورٹ: مولوی ذکر اللہ ایوب صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا

جماعت احمدیہ لیگوس سٹیٹ کے زیر اہتمام کیمونٹی M.M.C پرائمری سکول اور انگلیکن (Englican) پرائمری سکول Iworo Ajido میں امسال تیسرے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خصوصی تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ بروز ہفتہ 22 ر مارچ سے شروع ہوا خاکسار نے افتتاحی تقریر کی۔جس کے بعد الحاج عبدالعزیز صاحب Balogun نے صدارتی تقریر کی۔اس کے بعد استاذ عبدالسلام صاحب ارمیاء نے یوروبا زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مناقب کھول کر بیان کئے۔دوسری تقریر مکرم Dr.M.A.Fashola نے کی جس کا عنوان ``An Ideal Muslim home`` تھا۔اور اس جلسہ کی تیسری اور آخری تقریر مکرم معلم محمد قاسم صاحب کی تھی۔اس اجلاس میں اس شہر کے علاوہ نزدیکی گاؤں کے چیف امام تشریف لائے اور دوسرے مومنوں نے بھی کافی تعداد میں شرکت کی اور جماعتی خدمات کو سراہا۔شام آٹھ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد درس حدیث مکرم عبدالحکیم صاحب اور مکرم عبداللطیف صاحب Salisu نے دیئے۔جبکہ مکرم معلم اسماعیل صاحب Adeniyi نے درس ملفوظات دیا۔اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔

اختتامی اجلاس کا آغاز صبح نو بجے تلاوت قرآن مجید و نظم کے ساتھ ہوا۔مجلس خدام الاحمدیہ لیگوس سٹیٹ کی

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

جنگوں کے بارے میں مختلف مذاہب کی تعلیمات اور تقابلی جائزہ

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

(قسط سوم آخر)

بائیبل میں مفتوح اقوام کے بارے میں تعلیم

دنیا میں ہر کام کے متعلق ضابطۂ اخلاق مقرر کیا جاتا ہے۔ جنگ کے دوران بھی کچھ تہذیب کے دائرے ہوتے ہیں جن سے باہر قدم نہیں نکالنا چاہئے۔ اب یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ بائبل میں جنگوں کے متعلق کیا اخلاقی تعلیم دی گئی ہے اور اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ ہدایات کیا ہیں۔

فتح کی صورت میں بائبل کے مطابق، خدا تعالیٰ کا حکم یہ تھا۔

''اور جب خداوند تیرا خدا ان کو تیرے آگے شکست دلائے اور تو ان کو مارلے تو تو ان کو بالکل نابود کر ڈالنا۔ تو ان سے کوئی عہد نہ باندھنا اور نہ ان پر رحم کرنا''۔ (استثناء باب 2:7 تا 3)

اس حوالے سے ظاہر ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے نزدیک فتح حاصل ہونے کی صورت میں خدا کا حکم یہ تھا کہ ہرگز کسی پر رحم نہ کرنا بلکہ مفتوح اقوام کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالنا۔ چنانچہ بائبل کے مطابق اس تعلیم پر خوب عمل کیا گیا اور مذہب کے نام پر قتل وغارت کی ایک خوفناک تاریخ رقم کی گئی۔ چنانچہ حضرت موسیٰ ؑ کی زندگی میں جب بنی اسرائیل بھٹکتے بھٹکتے حسبون (Heshbon) ملک پہنچے جہاں پر اموری قوم (Amorites) قوم آبادی تھی اور اس ملک پر سیحون (Sihon) نام کا بادشاہ حکومت کر رہا تھا۔ بائبل اس واقع کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتی ہے کہ قبل اس کے کہ ان لوگوں سے کوئی رابطہ ہوتا خدا کا حکم نازل ہو چکا تھا۔

''سو اس پر قبضہ شروع کرو اور اس سے جنگ چھیڑ دو''۔

پھر بیان کیا گیا ہے کہ باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل جنگ کا پختہ ارادہ کیے بیٹھے تھے، ان کی طرف صلح کا پیغام بھجوایا گیا کہ ہمیں اپنے ملک سے صرف گزرنے دو ہم پرامن طریقہ سے گزر جائیں گے۔ مگر اس بادشاہ نے اس کی اجازت نہ دی۔ اور یہ ہر ملک کا حق ہے کہ وہ باہر سے آنے والوں کو اپنے ملک سے گزرنے دیں یا نہ گزرنے دیں۔ اور بنی اسرائیل کے تو عزائم پہلے ہی سے خطرناک تھے۔ پھر بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ان سے یہ سلوک کیا۔

''اور خداوند ہمارے خدا نے اسے ہمارے حوالے کر دیا اور ہم نے اسے اور اس کے بیٹوں کو اور اس کے سب آدمیوں کو مار لیا۔ اور ہم نے اس وقت اس کے سب شہروں کو لے لیا اور ہر آباد شہر کو عورتوں اور بچوں سمیت بالکل نابود کر دیا۔ اور کسی کو باقی نہ چھوڑا۔ لیکن چوپایوں کو اور شہر کے مال کو جو ہمارے ہاتھ لگا لوٹ کر ہم نے اپنے لئے رکھ لیا''

(استثناء باب 2، گنتی باب 21)

حسبون کا ملک فلسطین کے علاقے میں بحیرۂ مردار کے شمال مشرق میں واقع تھا جس کی تباہی بیان کی گئی ہے۔ اس طرح بائبل میں خدا کی طرف ظالمانہ احکامات منسوب کئے گئے ہیں۔ اور یہ واقعہ حضرت موسیٰ ؑ کی زندگی میں ہوا۔ اسی لئے یہ آپؑ پر الزام ہے۔ لیکن یہ غلطی تحریف کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت موسیٰ ؑ کے وجود کو ایک ایسے صابر وجود کے طور پر بطور مثال پیش فرماتے ہیں جو کہ اذیت برداشت کر کے بھی اللہ کی خاطر صبر کیا کرتے تھے، کجا یہ کہ (نعوذ باللہ) آپؑ کسی پر ظلم کریں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب حنین کے روز بعض لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق ناانصافی کا الزام لگایا تو آپؐ نے فرمایا:۔

''اگر اللہ اور اس کا رسول انصاف نہ کریں گے تو کون انصاف کرے گا؟ اللہ موسیٰ ؑ پر رحم کرے انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی تھی۔ مگر انہوں نے صبر کیا''

عورتوں اور بچوں سے سلوک

قرآن کریم تو یہ تصور پیش کرتا ہے کہ انبیاء کی ذات خلق خدا پر سب سے زیادہ رحم کرنے والی ہوتی ہے خواہ ان کے سامنے ان کے دشمن ہی کیوں نہ ہوں۔ اور حضرت موسیٰ ؑ تو اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر نبی تھے۔ لیکن بائبل میں بالکل الٹ نقشہ کھینچا گیا ہے۔ چنانچہ گنتی کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ ایک موقع پر خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق حضرت موسیٰ ؑ مدیانی قوم سے جنگ کرنے کیلئے روانہ ہوئے۔ اور آپ نے بنی اسرائیل کے ہر قبیلے سے ایک ہزار مرد منتخب فرمائے۔ بنی اسرائیل کے لشکر کو اس جنگ میں کامیابی حاصل ہوئی۔ اس روز مدیان کے پانچ بادشاہ قتل کر دیئے گئے۔ ان کے تمام مردوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اسی پر یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ ان کے تمام شہر جلا دیئے گئے۔ لیکن اس فوج کے جرنیلوں نے بچوں اور عورتوں کو قتل نہیں کیا بلکہ گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے آئے۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ جب وہ حضرت موسیٰ ؑ کے سامنے پیش ہوئے تو آپ نے بہت اظہار ناراضگی فرمایا کہ ان کو کیوں زندہ چھوڑا گیا ہے۔ چنانچہ پھر تمام لڑکوں اور بچوں کو بھی قتل کر دیا گیا اور جو شادی شدہ عورتیں تھیں ان کو بھی قتل کر دیا گیا۔ صرف کنواری لڑکیوں کو زندہ چھوڑا گیا۔ (گنتی باب 31)

ہمارے نزدیک یہ حضرت موسیٰ ؑ پر الزام ہے آپ کی مقدس ذات ایسا ظالمانہ فیصلہ کر ہی نہیں سکتی۔

پھر بائبل بیان کرتی ہے کہ دشمن اقوام کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے اور ان کے شہروں کو نذر آتش کرنے کی روایت حضرت موسیٰ ؑ کے بعد آپ کے جانشین حضرت یوشع (Joshua) کے دور میں بھی جاری رہی۔ چنانچہ ایک شہر عی (Ai) کی فتح کا حال یوں لکھا گیا ہے۔ کہ حضرت یوشع بن نون نے تیس ہزار کا لشکر اس شہر کو فتح کرنے کے لئے روانہ کیا اور اس شہر کی کل آبادی صرف بارہ ہزار تھی۔ اور اس پر حملے کے متعلق یہ ہدایت دی گئی۔

''اور جب تم اس شہر کو لے لو تو اسے آگ لگا دینا۔ خداوند کے کہنے کے موافق کام کرنا، دیکھو میں نے تم کو حکم کر دیا''۔ (یشوع باب 8:8، 9)

چنانچہ اس حکم کے مطابق فتح کے بعد شہر کو آگ لگا دی گئی۔ اور شہر کی تمام آبادی کو کیا عورت، کیا مرد کیا بچے سب کو قتل کر دیا گیا۔ بائبل میں بیان کیا گیا ہے کہ اس بدنصیب شہر کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا گیا۔ ان کے تمام اموال غنیمت کے طور پر لوٹ لئے گئے۔

لیکن ابھی آتش انتقام سرد نہیں ہوئی تھی۔ اس شہر کے بادشاہ کو درخت پر زندہ ٹانگ دیا گیا۔ سورج ڈوبنے تک وہ بیچارا مر گیا تو بھی قبر نصیب نہیں ہوئی۔ بنی اسرائیل کے فاتحین نے جلے ہوئے شہر کے پھاٹک کے سامنے اس کی لاش کو پھینک دیا اور اس پر پتھروں کا ڈھیر بنا دیا۔ اور پھر اپنی بربریت کی یادگار کو یوں ہی رہنے دیا۔ (یشوع باب 8)

آنحضرتؐ کا اسوۂ حسنہ

یہ وہ ہدایات ہیں جو جنگوں کے بارے میں بائبل نے دی ہیں کہ مردوں، عورتوں بچوں سب کو بلا امتیاز جان سے مار دو اور ان کے گھروں کو خاکستر کر دو۔ اب ان ہدایات کو دیکھتے ہیں جو جنگی دستوں کو روانہ کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کو دیا کرتے تھے۔

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔

''ایک جنگ میں ایک عورت قتل کی ہوئی پائی گئی۔ تو آپؐ نے عورتوں اور بچوں کو مارنے سے منع کیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر۔ باب تحریم قتل النساء والصبیان)

یہی روایت جامع ترمذی میں بھی درج ہے۔ پھر جامع ترمذی کے ابواب الجہاد کے باب ماجاء فی النزول علی الحکم میں حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نابالغ لڑکوں کو جنگ کے دوران مارنے سے منع فرمایا۔ سنن ابوداؤد کے باب فی دعاء المشرکین میں حضرت عثمان بن ابی شیبہؓ سے روایت ہے کہ:

''رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ روانہ ہو اور تائید اور توفیق الٰہی کے ساتھ، رسولؐ کے دین پر، اور جو بہت بوڑھا ہو اس کو نہ مارنا اور نہ چھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ کی تربیت اس رنگ میں فرمائی تھی کہ وہ گھمسان کی جنگ میں بھی اخلاقی قدروں کا پاس کرتے تھے۔ غزوہ احد کا واقعہ ہے کہ آپؐ نے ایک تلوار دکھا کر اپنے اصحاب سے فرمایا اس تلوار کو اس کے حق کے ساتھ کون لیتا ہے؟ یعنی کون اس کا حق ادا کرے گا؟ بہت سے اصحاب اس کو لینے کے لئے بڑھے مگر آپ نے وہ تلوار بنی ساعدہ کے حضرت ابودجانہؓ کو عنایت فرمائی۔ آپ فنون حرب سے بخوبی واقف تھے۔ اس روز جو آپ کے سامنے آیا قتل ہو گیا۔ آپ نے دور سے ایک شخص کو دیکھا جو لوگوں کو جنگ پر جوش دلا رہا تھا۔ آپ اس کی طرف بڑھے۔ وہاں پہنچ کر اس کو مارنے کے لئے تلوار بلند کی تو دیکھا کہ وہ تو ایک عورت ہے آپ کی تلوار بجائے دشمن پر پڑنے کے نیچے ہو گئی۔ حضرت ابودجانہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی عطا کردہ تلوار کی کسر شان تھی کہ اس سے کسی عورت کو قتل کیا جائے۔

(سیرت بن ہشام جلد 2، صفحہ 87,85)

حضرت موسیٰ ؑ کے پہلے جانشین حضرت یوشع کے متعلق بائبل جو دعویٰ کرتی ہے اس کا ذکر تو گزر چکا ہے۔ اب دیکھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول حضرت ابوبکرؓ کا پاک نمونہ کیا تھا۔ حضرت یحیٰی بن سعیدؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے شام کی طرف لشکر روانہ فرمایا تو کچھ نصائح فرمائیں اور ان نصائح میں یہ بھی شامل تھا کہ غیر مذاہب کے راہبوں کو نہ قتل کرنا، بوڑھے اشخاص کو نہ مارنا، عورتوں کو

نہ مارنا، بچوں کو نہ مارنا، (موطا امام مالک باب النھی عن قتل النساء والولدان فی الغزو)

واضح رہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے دور میں معمولی خطرات کا سامنا نہیں تھا۔ ہر طرف بغاوت کی آگ بھڑک رہی تھی۔ مسلمانوں کی حکومت مدینہ، مکہ اور طائف تک محدود ہوگئی تھی۔ شمال میں عالمی طاقتیں دانت پیس رہی تھیں۔ معمولی ہمت کا آدمی تو ان خطرات میں اپنے ہوش وحواس بھی برقرار نہیں رکھ سکتا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ کے سامنے اولین ترجیح یہ نہیں تھی کہ علاقے کس طرح واپس لئے جاتے ہیں، ان کی اولین ترجیح یہ تھی کہ ان اعلیٰ اقدار کا تحفظ کس طرح کیا جاتا ہے جن کو نبی اکرمؐ نے قائم فرمایا تھا۔

شہروں کی تباہی کی تعلیم

اس کے برعکس بائبل میں خونریزی کے علاوہ تواتر سے شہروں کو نذر آتش کرنے کی مثالیں ملتی ہیں۔ اور دعویٰ یہ کہ یہ سب خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ہو رہا تھا۔ چنانچہ یشوع باب 6 میں یہ واقعہ درج ہے کہ جب حضرت یوشع بن نون کے عہد میں یریحو (Jericho) کا محاصرہ کیا گیا اور معجزانہ طور پر اس کی فصیل گر گئی تو شہر میں رہنے والوں سے یہ سلوک ہوا۔

''اور انہوں نے ان سب کو جو شہر میں تھے کیا مرد کیا عورت کیا جوان کیا بڈھے کیا بیل کیا بھیڑ کیا گدھے سب کو تلوار کی دھار سے بالکل نیست کر دیا''

(یشوع باب 6:21)

اور جب سب جاندار ہلاک کر دیئے گئے تو پھر شہر سے یہ سلوک ہوا'' پھر انہوں نے اس شہر کو اور جو کچھ اس میں تھا سب کو آگ سے پھونک دیا اور فقط چاندی اور سونے کو پیتل اور لوہے کے برتنوں کو خداوند کے گھر کے خزانے میں داخل کیا'' (یشوع باب 6:24)

اتنی تباہی کے بعد بھی ابھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ اس کے بعد اس شہر کو بددعا دی گئی کہ یہ کبھی آباد نہ ہو۔ چنانچہ لکھا ہے'' اور یشوع نے اس وقت ان کو قسم دے کر تاکید کی اور کہا کہ جو شخص اٹھ کر اس یریحو شہر کو پھر بنائے وہ خداوند کے حضور ملعون ہو۔ وہ اپنے پہلوٹھے کو اس کی نیو ڈالتے وقت اور سب سے چھوٹے بیٹے کو اس کے پھاٹک لگاتے وقت کھو بیٹھے گا''

(یشوع باب 6:24)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں اتنی تکالیف سہنے کے باوجود کسی بستی کو نذر آتش نہیں کیا گیا۔ کسی بستی کو ہمیشہ برباد رہنے کی بددعا نہیں دی گئی۔ طائف کا مشہور واقعہ سب کے علم میں ہے۔ باوجود اہل طائف کی انتہائی ایذا رسانی کے جب خدا کی طرف سے اختیار ملا کہ اگر چاہیں تو طائف کی بربادی کے لئے بددعا کریں مگر اس مجسم رحمت نے اس کربناک حالت میں بھی پسند نہ فرمایا کہ اہل طائف کے لئے بددعا کریں۔ بلکہ اس امید کا اظہار فرمایا کہ ان کی نسل سے وہ لوگ پیدا ہوں گے جو ایمان لائیں گے۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا۔

بائبل میں تو بار بار انسانوں کے بچوں کو قتل کرنے اور بستیوں کو پھونک دینے کی تعلیم اور اس تعلیم پر عمل کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے سنن ابوداؤد کی روایت ہے ایک صحابی بیان کرتے ہیں:

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ آپ حاجت کو گئے۔ ہم نے چڑیا دیکھی اس کے دو بچے تھے۔ ہم نے اس کے بچے اٹھا لیئے۔ اس کی ماں تڑپنے لگی اور گرنے لگی۔ رسول اللہ آئے اور آپؐ نے فرمایا اس کو کس نے مصیبت میں ڈالا ہے۔ اس کا بچہ اسے واپس دے دو۔ اور آپ نے چیونٹیوں کا ایک سوراخ دیکھا جو جلا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو کس نے جلایا ہے۔ ہم نے کہا ہم لوگوں نے۔ تو آپ نے فرمایا آگ کے رب کے علاوہ کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ آگ سے کسی کو عذاب دے''۔

(سنن ابوداؤد: باب فی قتل الذر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بھی پسند نہ فرمایا کہ کسی چڑیا کے بچے اس سے چھینے جائیں، کجا یہ کہ انسانوں کے بچوں کو بے گناہ قتل کیا جائے۔ آپؐ نے تو یہ بھی پسند نہ فرمایا کہ چیونٹیوں کا گھر جلایا جائے کجا یہ کہ انسانوں کے شہروں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا جائے۔

بائبل میں معاف نہ کرنے کی تاکید

بائبل میں اس بات پر بہت زور دیا گیا ہے کہ جس قوم نے تمہارے ساتھ ایک مرتبہ لڑائی کی ہو تو اس بات کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے بلکہ اگر ایک طویل عرصہ بعد بھی موقع ملے تو بڑھ چڑھ کر انتقام لینا چاہئے۔ چنانچہ جب بنی اسرائیل مصر سے نکل کر فلسطین کی جانب آ رہے تھے تو 'عمالیق' نام کی قوم نے انہیں اپنے علاقے سے گذرنے نہیں دیا تھا۔ اور ان دو اقوام کی جنگ ہوئی تھی۔ تب استثناء کے بیان کے مطابق انہیں خدا کی طرف سے یہ ہدایت ملی تھی۔

''اس لئے جب خداوند تیرا خدا اس ملک میں جسے خداوند تیرا خدا میراث کے طور پر تجھ کو قبضہ کرنے کو دیتا ہے تیرے سب دشمنوں سے تجھ کو راحت بخشے تو تو عمالیقوں کے نام ونشان کو صفحہ روزگار سے مٹا دینا۔ تو اس بات کو نہ بھولنا''

(استثناء باب 25:17-19)

ایک طویل عرصہ اس بات کو گذر جاتا ہے۔ کئی نسلیں اس دوران رخصت ہو جاتی ہیں۔ بنی اسرائیل کو قدرے استحکام حاصل ہوتا ہے اور خدا کی طرف سے پہلے بادشاہ ساؤل کو کل بنی اسرائیل پر حکمران تسلیم کیا جاتا ہے۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ اس وقت کے الہام یافتہ بزرگ سموئیل (Samuel) نے ساؤل (Saul) بادشاہ کو ان الفاظ میں نصیحت کی۔

''تو اس کی قوم اسرائیل کا بادشاہ ہو سو اب تو خداوند کی باتیں سن۔ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ مجھے اس کا خیال ہے کہ عمالیق نے اسرائیل سے کیا کیا اور جب یہ مصر سے نکل آئے تو وہ راہ میں ان کا مخالف ہو کر آیا۔ سو تو اب جا اور عمالیق کو مار اور جو کچھ ان کا ہے سب کو بالکل نابود کر دے۔ اور ان پر رحم مت کر بلکہ مرد اور عورت، ننھے بچے، اور شیر خوار، گائے بیل اور بھیڑ بکریاں، اونٹ اور گدھے سب کو قتل کر ڈال''

(1۔ سموئیل باب 15:1 تا 3)

یہ بات قابل توجہ ہے کہ بنی اسرائیل کی ہجرت کا واقعہ تو 1400 قبل مسیح سے لے کر 1250 قبل مسیح کسی وقت ہوا تھا اور ساؤل کا عہد اس کے صدیوں بعد قریباً 1000 قبل مسیح میں شروع ہوا تھا۔ تو اگر سات آٹھ پشت پہلے عمالیق کے دادوں پردادوں نے کوئی جرم کیا بھی تھا تو اب صدیوں بعد اس کی سزا کے طور پر خون کی ندیاں بہانا کہاں کا انصاف ہے؟

بہر حال یہ قصہ یوں جاری رہتا ہے کہ جنگ ہوئی اور مندرجہ بالا ہدایات کے مطابق خوب خون ریزی کی گئی۔ عمالیق کو شکست ہوئی اس کے سب مرد اور عورتیں قتل کر دی گئیں۔ لیکن ساؤل بادشاہ نے فوراً ان کے بادشاہ اجاج کو، کچھ موٹے اور پیارے بچوں کو اور کچھ مویشیوں کو قتل نہیں کیا، بائبل بیان کرتی ہے کہ اسی رات سموئیل کو الہام ہوا کہ اتنا بڑا ظلم ہو گیا ہے کہ بچوں اور جانوروں کو قتل نہیں کیا گیا۔ اور اس طرح ساؤل (Saul) خدا کی پیروی سے پھر گیا ہے۔ چنانچہ سموئیل بیچارے بادشاہ ساؤل پر بہت ناراض ہوئے اور اسی وقت ان معصوم بچوں اور مویشیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اور سموئیل نے خود عمالیق کے بادشاہ اجاج کو طلب کیا اور اسے قتل کر کے اس کی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ لیکن ابھی بھی یہ واقعہ ختم نہیں ہوتا بلکہ بیان کیا گیا ہے کہ پھر سموئیل کو خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ ساؤل نے رحم کر کے اتنا ناقابل معافی جرم کیا ہے کہ اب اس کی اولاد سے بادشاہت چھین لی جائے گی۔ گویا دشمن کے بچوں پر رحم کرنا ایک ناقابل معافی جرم ہے۔

(از سموئیل باب 15)

رسول اللہؐ کا عفو

تو یہ ہے بائبل کی تعلیم کہ صدیاں بھی گزر جائیں تو دشمن سے انتقام لو۔ اس کے بچوں کو قتل کرنے کے علاوہ اس کے گدھوں کو قتل کرنے کی بھی بہت تاکید ہے اور یہ بھی جتلا دیا گیا ہے کہ اگر کسی نے رحم کرنے کی غلطی کی تو اس کی معافی نہیں ہوگی۔ قرآن کریم یہ تصور پیش کرتا ہے کہ دشمنی مستقل چیز نہیں ہے بلکہ حسن سلوک سے بدترین دشمن کو دوست میں تبدیل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''قریب ہے کہ اللہ تمہارے اور ان میں سے ان لوگوں کے درمیان جن سے تم باہمی عداوت رکھتے ہو محبت ڈال دے۔ اللہ ہمیشہ قدرت رکھنے والا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے''

(الممتحنۃ آیت 8)

اب یہ دیکھتے ہیں کہ اس ضمن میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ کیا تھا۔ فتح مکہ کے واقعات معروف ہیں۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ کے پاس موجود تھے۔ قریش مکہ میں دفاع کی طاقت بھی نہیں تھی۔ وہ لوگ خود مکہ میں موجود تھے جنہوں نے مسلمانوں پر مظالم کئے تھے۔ انہیں قتل کیا تھا۔ ان کی مذہبی آزادی سلب کی تھی ان کے اموال لوٹے تھے۔ لیکن نبی اکرمؐ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے امراءِ لشکر سے عہد لیتے ہیں کہ'' جو تم سے لڑے تم بھی اس سے لڑنا، کسی اور کو قتل مت کرنا''۔ چند مجرموں اور قاتلوں کو سزائے موت دینے کا حکم ہوتا ہے مگر ان میں سے اکثر کو معافی طلب کرنے پر معاف کر دیا جاتا ہے''

(سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 275)

جب فتح مکہ کے روز علی الصبح مسلمانوں کا لشکر تیار ہو کر روانہ ہوتا ہے تاکہ مکہ میں داخل ہو۔ ابھی واضح نہیں تھا کہ مکہ کی طرف سے کس شدت کا دفاع کیا جائے گا۔ اسلامی لشکر کا پرچم حضرت سعد بن عبادہؓ کے ہاتھ میں تھا۔ ابوسفیان آج بے بس ایک طرف کھڑا ہو کر اسی لشکر سے مرعوب ہو رہا تھا۔ جب حضرت سعد بن عبادہؓ ابوسفیان کے سامنے سے گزرتے ہیں تو انہیں وہ سب مظالم یاد آتے ہیں جو روسائے قریش بیکس مسلمانوں پر کیا کرتے تھے۔ ان کی غیرت جوش میں آتی ہے اور وہ ابوسفیان کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ آج جنگ کا دن ہے آج کے دن حرمت حلال کی جائے گی۔ جب نبی اکرمؐ تک یہ بات پہنچتی ہے تو آپؐ فرماتے ہیں کہ سعد نے غلط کہا ہے۔ یہ دن تو ایسا ہے کہ اللہ اس میں کعبہ کو بزرگی دے گا۔ اور پھر صرف اس جملے کی وجہ سے حضرت سعدؓ کو لشکر کی سرداری سے موقوف کر دیا جاتا ہے اور علم ان سے لے لیا جاتا ہے۔

کوئی خیال کر سکتا ہے کہ حضرت سعدؓ نے ایک جملہ ہی تو کہا تھا اور جنگ کے موقع پر جرنیل جوش دلانے کیلئے اس قسم کی باتیں کیا ہی کرتے ہیں۔ ابھی تو حضرت سعدؓ کے حکم پر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہا تھا۔ لیکن یہاں جنگی حکمت عملی کا ذکر نہیں اور نہ دنیا کے کسی جرنیل کی بات ہو رہی ہے۔ نبی اکرمؐ کی شفقت یہ گوارا نہیں کر سکتی تھی کہ جب اس بات کا امکان موجود ہو کہ پرامن طریقے سے مقاصد حاصل ہو جائیں گے تو خون کا ایک قطرہ بھی خوانخواہ بہایا جائے۔ یا ایسی کوئی بات زبان پر آئے جس سے خوانخواہ کی خونریزی کا خدشہ بھی پیدا ہو۔ بائبل میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک بادشاہ کی اولاد سے اس بات پر حکومت چھین لی گئی تھی کہ اس نے دشمن کے بچوں کو قتل کیوں نہیں کیا تھا۔ اور آنحضرتؐ نے ایک سالار کو اس بات پر ہٹا دیا تھا کہ ان کے منہ سے صرف یہ نکلا تھا کہ'' آج جنگ کا دن ہے''۔ اس لئے کہ وہ جنگ کا دن نہیں تھا۔ وہ نبی اکرمؐ کی شفقت اور بخشش کا دن تھا۔ جب مکہ فتح ہو گیا تو آپؐ نے ایک جملہ ادا کر کے دشمنوں کی عام معافی کا اعلان کر دیا۔ ان کو یہ کہہ کر کہ'' آج کے دن تم پر کوئی

باقی صفحہ 5 پر

عبدالصمد قریشی صاحب

تو ہی تو گلشن ہستی میں مثل باغباں بھی تھا

نوجوانوں کی حوصلہ افزائی اور تربیت کا رنگ

یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب رحمت بازار (غلہ منڈی) کے شمالی جانب ریلوے لائن کے ساتھ ایک وسیع میدان ہوا کرتا تھا۔ آج کل تو وہاں پر محکمہ ریلوے کی جانب سے بڑے بڑے گودام بن چکے ہیں۔ ان دنوں خصوصاً شام کے وقت اس میدان میں کافی رونق ہوا کرتی تھی میدان کے درمیان میں والی بال کا گراؤنڈ تھا اور وہاں پر ربوہ کے بہترین کھلاڑی اپنی مہارت کے جوہر دکھایا کرتے تھے۔ کھیل کے بہت سے شائقین جن میں اکثریت بزرگوں کی ہوا کرتی تھی ان کے کھیل سے لطف اندوز ہوتے۔ اسی گراؤنڈ سے ملحق شمال کی جانب واقع باسکٹ بال گراؤنڈ پر ہم لوگ کھیلا کرتے تھے۔ ان دنوں ربوہ کے تقریباً ہر محلہ میں باسکٹ بال بہت شوق سے کھیلا جاتا تھا۔ شائقین کی خاصی تعداد کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے گراؤنڈز کے پاس موجود ہوتی تھی۔ اور یہ ہم لوگوں کی انتہائی خوش نصیبی تھی کہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو کہ ان دنوں میاں صاحب تھے عموماً وہاں سے گزرتے ہوئے کچھ دیر کے لئے وہاں پر رکتے۔ سائیکل ایک جانب کھڑی کرتے اور خصوصاً ہم لوگوں کو شاید اس لئے بھی کہ ہم لوگ اطفال تھے کھیلتے ہوئے دیکھتے ایک خوبصورت اور مشفقانہ مسکراہٹ ہمیشہ آپ کے لبوں پر رہتی۔ دراصل آپ سائیکل پر موجودہ طاہر آباد کی جانب واقع اپنی زمین پر جایا کرتے تھے اور ہماری گراؤنڈ راستے میں تھی اسی لئے آپ وہاں لازماً رکا کرتے تھے۔ آپ کے پیارے اور مبارک وجود کی وہاں موجودگی ہمارے لئے بہت حوصلے اور تقویت کا باعث بنتی اور ہمارے کھیل میں نکھار پیدا ہوتا گیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اب ہم لوگ حضور کی وہاں موجودگی کے اتنے عادی ہو چکے تھے کہ کھیلتے ہوئے ہمیں سب سے زیادہ انتظار ہی آپ کا رہتا کہ آپ کب تشریف لائیں گے اور یقیناً آپ کو بھی ہماری اس بے تابی اور محبت کا احساس تھا۔ بہت کم ایسا ہوا کہ آپ وہاں سے گزر رہے ہوں اور ہماری کھیل دیکھنے کے لئے کھڑے نہ ہوئے ہوں۔

ایک دن دوران کھیل پوائنٹس کے سلسلہ میں ہم کھلاڑیوں کی آپس میں تلخی ہو گئی اور ناسمجھی کا نتیجہ یہ ہوا کہ کافی دیر تک کھیل رکا رہا اور ہم لوگ آپس میں الجھے رہے۔ اس وقت کسی کو یہ احساس نہ ہوا کہ حضور گراؤنڈ سے کچھ فاصلہ پر اس روز بھی کھڑے تھے۔ اور ہمارے اس جھگڑے سے دل برداشتہ ہو کر اچانک اپنا سائیکل لئے وہاں سے چلے گئے۔ اسی لمحے ہم سب کو اپنی حماقت اور غلطی کا شدید احساس ہوا اور ہم سب نے مل کر طے کیا کہ اگلے ہی روز سب سے پہلے آپ سے اپنی اس غلطی کی معافی مانگیں گے۔ اور اگلے روز واقعتاً ثابت ہو گیا کہ حضور ہم سے ناراض ہیں کیوں کہ آپ آئے تو ضرور مگر وہاں ہمارے گراؤنڈ کے پاس نہ رکے بلکہ اس روز آپ والی بال کی گراؤنڈ کی جانب کھڑے ہو کر ان کا کھیل دیکھنے میں مصروف ہو گئے اور ہم لوگ اپنی گراؤنڈ میں پریشان کھڑے تھے۔ بہرکیف ہم سب لڑکے تیزی سے آپ کے قریب پہنچ کر خاموشی سے سر جھکا کر کھڑے ہو گئے شرمندگی کے عالم میں ہم میں سے کسی کی زبان سے کوئی لفظ ادا نہ ہو رہا تھا لیکن ہماری اس کیفیت کو حضور نے کمال شفقت اور محبت کے ساتھ بھانپتے ہوئے ہمیں نہ صرف معاف فرما دیا بلکہ ہماری خواہش پر آپ نے سب کے ساتھ مصافحہ کیا۔ تب ہم نے آپ کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے معافی مانگی۔ آپ نے بڑے دردمندانہ انداز میں ہمیں یہ فرمایا۔ کہ

''میں تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ ہمارے احمدی بچے آپس میں یوں لڑ سکتے ہیں آپ سب نے تو مل جل کر انتہائی پیار کے ساتھ دنیا والوں کے دلوں کو جیتنا ہے''۔

اس واقعہ کے بعد حضور پھر پہلے ہی کی طرح دوبارہ ہمارے کھیل کو دیکھنے کے لئے اپنی مخصوص مشفقانہ مسکراہٹ لئے آتے رہے اور یہ سلسلہ دیر تک چلتا رہا۔

آپ کی محبت اور شفقت کا ایک اور واقعہ بھی انہی دنوں سے تعلق رکھتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں آپ ان دنوں لنگر خانہ نمبر 2 واقع دارالرحمت غربی کے ناظم ہوا کرتے تھے۔ خاکسار کی انتہائی خوش نصیبی کہ جلسہ سالانہ پر آپ کے قریب رہ کر ڈیوٹی کی خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔

ہم چار یا پانچ اطفال تھے جن کی ڈیوٹی لنگر خانہ کے دفتر میں بطور معاون کے تھی حضور بحیثیت ناظم دن میں کئی مرتبہ لنگر خانہ تشریف لاتے دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی آپ کی شفقت اور محبت ملتی اور آپ کے ساتھ بہت پیارا تعلق قائم ہو گیا۔ یہ تو آپ کی عنایت اور مہربانی تھی ورنہ ہم اس قابل کہاں۔ آپ سب کا بہت خیال رکھتے۔ خصوصاً ہم اطفال کی بہت دلجوئی فرماتے۔

ایک رات کو غالباً بارہ بجے ہوں گے۔ ہم معاونین دفتر میں ایک جانب لیٹے ہوئے تھے کہ دفتر میں ڈیوٹی والے افراد میں سے کوئی صاحب گرم گرم جلیبیاں لے کر آئے جن کی خوشبو سارے کمرے میں پھیل گئی۔ ہمارے منہ میں بھی پانی بھر آیا مگر کسی نے ہماری طرف توجہ نہ دی۔ لیکن خدا کا کرنا کیا ہوا کہ ابھی ان لوگوں نے کھانا شروع نہ کی تھیں کہ چند آوازیں بلند ہوئیں کہ میاں صاحب تشریف لا رہے ہیں اور اسی وقت آپ دفتر میں تشریف لے آئے۔ ڈیوٹی والے افراد نے آپ سے عرض کیا کہ آپ ابتداء کریں مگر آپ کی نظر فوراً ہی اس جانب پڑی جہاں پر ہم اطفال لوگ لیٹے ہوئے تھے اور جلیبیوں کی آمد کے بعد خود کو سویا ہوا ظاہر کر رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ یہ ڈیوٹی والے معاونین ہیں آپ کو کسی نے جواب دیا کہ جی یہ وہی ہیں اور سارا دن بھاگ دوڑ کرتے رہے ہیں اور اب تھک ہار کر سوئے ہوئے ہیں۔ مگر قربان جائیں آپ کے، آپ نے اسی وقت جلیبیوں کے بھرے ہوئے تھال میں سے خاصی جلیبیاں ایک پلیٹ میں ڈالیں اور خود یہ کہتے ہوئے ہماری جانب آئے۔ کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کمرے میں تازہ جلیبیوں کی مہک پھیلی ہو اور ہمارے یہ شیر بچے سوئے ہوئے ہوں'' اللہ اللہ کیا محبت کیا عنایت اور کیا مہمان نوازی اور ہم سب دم بخود، آپ کی اس دلجوئی اور محبت پر ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور حضور خود اپنے دست مبارک سے ہمیں محبتوں اور پیار کا یہ تحفہ عنایت فرما کر مسکراتے ہوئے واپس اپنی جگہ پر تشریف لے گئے اور کمرے میں موجود احباب سے فرمایا کہ اب آپ کھانا شروع کریں اور یقیناً اب آپ لوگوں کو کھانے کا اصل مزہ آئے گا۔ ان سب کو تو یقیناً مزا آیا ہو گا مگر ہم کو وہ جلیبیاں کھانے کا جو مزہ آیا وہ ناقابل بیان ہے۔

حضور کی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل خاکسار نے دو نظمیں جو کہ خاکسار نے حضور کے بارے میں لکھی تھیں حضور کی خدمت میں بھجوائیں یعنی

اس بستی کا رکھوالا کب آئے گا
سب پھولوں کے ہار بنا کر بیٹھے ہیں

حضور کی وفات سے چند روز قبل ہی آپ کا خط موصول ہوا جس میں حضور نے بہت محبت بھرے انداز میں خاکسار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مقدس روح پر اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کی بارش برسائے اور جو محبتیں انہوں نے عمر بھر بانٹیں ہیں ہم سب کو ان کا امین بنائے نیز خلافت کی برکات سے ہمیشہ ہم سب کا دامن بھرتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین

بقیہ صفحہ 4

گرفت نہیں ہو گی'' آپ نے پرانی دشمنیوں کو اپنے مبارک قدموں تلے روند کر ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔

اس طرح آپ نے اپنے شاندار نمونے سے دنیا کو دکھا دیا کہ اگر جنگ تم پر مسلط بھی کر دی جائے تو بھی اعلیٰ اخلاق کا پاس رکھنا فرض ہے۔ آپ نے دنیا کو دکھا دیا کہ فتوحات جنگ وجدل سے نہیں بلکہ دشمن کو معاف کرنے اور دلوں کے جیتنے سے حاصل کی جاتی ہیں۔ صدیوں کی تحریف کے باعث سابقہ انبیاء اور ان کی کتب پر جو اعتراضات پیدا ہو گئے تھے۔ آپؐ نے ان کو بھی دور فرمایا۔ عیسائی اور یہودی دونوں یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنگوں کے متعلق یہ تعلیمات دی تھیں جو کہ بائبل کے پرانے عہد نامہ میں مذکور ہیں۔ تحریف شدہ بائبل کی تعلیمات میں تو رحم کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا لیکن قرآن کریم یہ اعلان کرتا ہے کہ یہ ناعاقبت اندیشوں کی تحریف کے باعث ہے ورنہ توریت کی اصل تعلیم تو رحمت کی تعلیم تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ احقاف میں ارشاد فرماتا ہے۔

''اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ایک راہنما اور رحمت کے طور پر تھی۔ اور یہ ایک تصدیق کرنے والی کتاب ہے۔ جو فصیح وبلیغ زبان میں ہے تا کہ ان لوگوں کو ڈرائے جنہوں نے ظلم کیا اور بطور خوشخبری ہو ان کیلئے جو احسان کرنے والے ہیں''

(سورۃ الاحقاف آیت 13)

حضرت مسیح موعود، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دشمنوں کے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں۔ اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا۔ اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی۔ اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسانی کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے ....

اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گزر جائے۔ اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے میں سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ میں تمہیں آج سے مقابلے کی اجازت دیتا ہوں اور میں خدائے قادر ہوں ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا''

(اسلام اور جہاد روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 6,5)

حکیم منور احمد عزیز صاحب

بادام کا مختصر تعارف اور فوائد

بادام کے تخموں اور تیل سے قدیم یونانی اور اطالوی زمانہ قبل مسیح سے ہی واقف تھے۔ حکیم ثافرسطس یونانی کی تالیفات میں آمنڈ کے نام سے بادام کا اکثر مقامات پر ذکر آیا ہے۔ بادام کا مسکن ایران بتایا جاتا ہے۔ بادام کے غنچے یہودی لوگ بڑے تہوار یا عید کے موقع پر اپنے مذہبی اجتماع میں لے جایا کرتے تھے۔

بادام کی دو مشہور اقسام ہیں۔ نمبر 1 بادام شیریں۔ نمبر 2 بادام تلخ۔ اس کے علاوہ اور بھی چند میوے ایسے ہیں۔ جن کو بادام کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ مثلاً بربری بادام۔ صحرائی بادام۔ سیلونی بادام وغیرہ۔

حصص مستعملہ۔ مغز اور تخم کا چھلکا۔ ذائقہ شیریں

مقدار خوراک۔ مغز بادام سات سے گیارہ عدد روغن بادام تین ماشہ سے ایک تولہ

کیمیائی تجزیہ۔ شیریں مغز بادام میں روغن ثقیل 50 فیصدی شکر و گوند پانچ سے دس فی صد پروٹین 24 فیصد۔ معدنی نمکیات 5 فی صد وغیرہ ہوتے ہیں۔

افعال

بادام مقوی و مرطب دماغ ہے۔ ملین شکم۔ ملین صدر۔ منوم ہے۔ قوت بصارت کو فائدہ دیتا ہے۔ سینہ اور طبیعت کو نرم کرتا ہے۔ بدن کو فربہ کرتا خشک کھانسی اور مثانہ کی خراش کو رفع کرتا ہے۔ مغز بادام سے روغن نکالا جاتا ہے۔ جس کو تقویت دماغ کے لئے سر پر لگاتے ہیں۔ رفع قبض کے لئے بادام روغن دودھ میں ملا کر رات کو سوتے وقت پلاتے ہیں۔ اگر حاملہ ساتویں مہینہ سے روزانہ چند قطرے دودھ میں پینا شروع کر دے تو بچہ کی پیدائش میں سہولت ہوتی ہے۔ کڑوا بادام زہریلا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو خوردنی طور پر استعمال میں نہیں لانا چاہئے۔ بادام تلخ کو بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

بادام کے درخت کی اونچائی معمولی ہوتی ہے۔ یہ انار اور بہی کے درخت کے برابر بڑھ جاتا ہے۔ درخت کی چھال سرخی اور تیرگی مائل ہوتی ہے۔ پتے سبز ہلکے رنگ کے ہوتے ہیں۔ اور پودے بڑھ جانے پر ہلکے سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ جو پت جھڑ کے زمانہ میں گر جاتے ہیں۔ بستانی بادام کا درخت کاشت کے بعد تیسرے یا چوتھے سال پھل دیتا ہے۔ جو برسوں تک پھل دیتا رہتا ہے بادام شیریں بہت سے امراض میں استعمال کرایا جاتا ہے۔

بادام دماغ کو طاقت دیتا اور اس کی خشکی دور کرتا ہے۔ اس لئے مالیخولیا اور جنون میں مغز بادام اور روغن بادام بکثرت استعمال کرایا جاتا ہے۔ اطباء بادام کی شکل آنکھوں کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کے مقوی بصارت ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔ تقویت بصارت کے لئے مغز بادام کئی طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔ بادام کا چھلکا جلا کر دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اور دانتوں سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ شربت بادام سے دل کو فرحت ہوتی ہے۔ اور دل کی گرمی اور پیاس دور ہو جاتی ہے۔

مغز بادام اور انجیر کو اکٹھا استعمال کرنا قبض دور کرتا ہے۔ اور اس کا روغن دودھ میں رفع قبض کے لئے دیا جاتا ہے۔ مغز بادام گردوں کو طاقت دیتا ہے اور ذیابیطس میں مفید ہے۔ مغز بادام سے خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ مغز بادام پیس کر جلد پر لگانے سے نرم ہو جاتی ہے۔ پھٹے ہوئے ہاتھوں۔ چھلی ہوئی اور خراش دار جگہ پر لگانے سے تسکین ملتی ہے۔ مغز بادام چہرہ کے رنگ کو نکھارتا ہے۔ اس لئے رنگ نکھانے والے ابٹنوں میں مغز بادام کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ بادام کا سخت چھلکوں کا تیل، داد چنبل، تر و خشک خارش اور برص کے داغوں پر لگانا مفید ہے۔ مغز بادام ثقیل اور دیر ہضم ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس کو نمک کے ساتھ کھایا جائے تو یہ نقص دور ہو جاتا ہے۔

ابٹن: بادام کی کھلی ایک پاؤ۔ بالچھڑ ایک تولہ باریک پیس کر اچھی طرح ملا لیں۔ تھوڑے سے ابٹن کو دہی میں حل کر کے چہرہ پر ملیں اور چند منٹ بعد صاف کر لیں چہرہ کا کھردراپن۔ دھبے اور جھریاں دور ہو کر رنگت نکھرتی اور خوبصورتی بڑھتی ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35388 میں مدیحہ قدیر بنت عبدالقدیر بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 1/2 تولہ مالیتی -/3500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مدیحہ قدیر بنت عبدالقدیر بھٹی ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر 1 منیر الدین بھٹی ولد احمد دین بھٹی کراچی گواہ شد نمبر 2 ثاقب احمد بھٹی برادر موصیہ

مسل نمبر 34237 میں مریم خانم زوجہ جی ایم ابوسعید پیشہ خانہ داری عمر 48 سال بیعت 1964ء ساکن جتندرانگر بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ 1.32 ایکڑ واقع بنگلہ دیش مالیتی -/TK132000۔ حق مہر -/TK5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/TK100000 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد و آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ مریم خانم زوجہ جی ایم ابوسعید بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 شیخ سفرالدین ولد تعمیر الدین بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 2 ایس ایم عبدالرشید ولد کالو سردار بنگلہ دیش

مسل نمبر 34403 میں امۃ السلام زوجہ مقصود احمد بھٹی قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 30 تولے۔ حق مہر -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ السلام زوجہ مقصود احمد بھٹی ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 چوہدری بشیر احمد صراف وصیت نمبر 11065 گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد بٹ والد موصیہ

مسل نمبر 35347 میں شریفاں بیگم بیوہ امیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت 1960ء ساکن باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے۔ ترکہ خاوند محترم مکان رقبہ 12 مرلے واقع باب الابواب ربوہ مالیتی -/550000 روپے کا 1/8 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شریفاں بیگم بیوہ امیر احمد صاحب باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر 1 ضمیر احمد ندیم وصیت نمبر 28624 گواہ شد نمبر 2 فرید احمد وصیت نمبر 30454

مسل نمبر 35389 میں عنبرین ناصر بنت ملک ناصر احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 10 گرام مالیتی -/6100 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ

تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عنبرین ناصر بنت ملک ناصر احمد کراچی گواہ شد نمبر 1 خالد سمیع چوہدری ولد عبدالسمیع چوہدری گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر 2 حامد سمیع چوہدری ولد عبدالسمیع چوہدری گلشن اقبال کراچی

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار یکم دسمبر 2003ء

12-05 a.m	بچوں کا پروگرام
12-25 a.m	مجلس سوال و جواب (انگریزی)
1-30 a.m	روحانی خزائن کوئز
2-20 a.m	زندہ لوگ
2-50 a.m	فرنچ پروگرام
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 a.m	بچوں کا پروگرام کوک
6-25 a.m	مجلس سوال و جواب (انگریزی)
7-25 a.m	روحانی خزائن کوئز
8-20 a.m	ملاقات پروگرام فرانسیسی
9-25 a.m	کوئز خطبات امام
9-55 a.m	بستان وقف نو
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	چائنیز زبان سیکھیں
1-05 p.m	چائنیز سروس
1-40 p.m	مجلس سوال و جواب (انگریزی)
2-45 p.m	کوئز خطبات امام
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	زندہ لوگ
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-55 p.m	مجلس سوال و جواب انگریزی
6-55 p.m	بنگالی سروس
8-00 p.m	ملاقات فرنچ احباب
9-00 p.m	فرنچ سروس
10-00 p.m	لقاء مع العرب
11-00 p.m	عربی

منگل 2 دسمبر 2003ء

12-05 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	بچوں کا پروگرام
1-25 a.m	کوئز
2-30 a.m	زندہ لوگ
3-20 a.m	سفر ہم نے کیا
3-50 a.m	مجلس سوال و جواب
5-05 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 a.m	بچوں کا پروگرام
6-25 a.m	مجلس سوال و جواب
7-35 a.m	طب و صحت کی باتیں
8-15 a.m	تعارف
9-10 a.m	لجنہ میگزین
10-00 a.m	ملاقات
11-05 a.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-40 p.m	سفر ہم نے کیا
1-05 p.m	لجنہ میگزین
1-50 p.m	مجلس سوال و جواب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	ورائٹی پروگرام
5-05 p.m	تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال و جواب
7-10 p.m	بنگلہ پروگرام
8-15 p.m	ملاقات
9-15 p.m	فرانسیسی سروس
10-20 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 3 دسمبر 2003ء

12-30 a.m	عربی سروس
1-30 a.m	مجلس سوال و جواب
2-35 a.m	ورائٹی پروگرام
3-45 a.m	ملاقات
5-05 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-40 a.m	ہماری کائنات
8-10 a.m	تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
8-45 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-05 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
10-00 a.m	خطبہ جمعہ
11-05 a.m	19 اپریل 1991ء
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سواحیلی سروس
1-15 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
1-45 p.m	مجلس سوال و جواب
2-45 p.m	سفر ہم نے کیا
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-05 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال و جواب
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	خطبہ جمعہ
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-10 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	لقاء مع العرب

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وشادی

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب بھٹہ اسلام آباد سے تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مبشر احمد بھٹہ صاحب کا نکاح مورخہ 28 ستمبر 2003ء ہمراہ مکرمہ نبیلہ ارشد بنت مکرم چوہدری محمد سعید ارشد صاحب مرحوم سابق صدر حلقہ F-7 اسلام آباد بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے بمقام لاہور چھاؤنی پڑھایا۔ مکرمہ نبیلہ مکرم ڈاکٹر محمد انور خان صاحب مرحوم سابق امیر جڑانوالہ کی پوتی اور مکرم محمد اسحق عابد صاحب آف کوئٹہ کی نواسی ہیں۔ اسی طرح مکرم مبشر احمد بھٹہ مکرم چوہدری محمد الدین بھٹہ صاحب مرحوم آف رکھ شیخ کوٹ ضلع لاہور کے پوتے ہیں۔ مورخہ 29 ستمبر 2003ء خاکسار کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام اسلام آباد میں کیا گیا۔ جہاں مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم خواجہ کلیم احمد صاحب قائد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور مکرمہ سائرہ تلیم صاحبہ کو چار بیٹیوں کے بعد مورخہ 23 اکتوبر 2003ء بروز جمعرات کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نابان احمد نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم خواجہ سلیم ماجد صاحب کا پوتا اور مکرم شیخ عبدالمجید صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ بچے کی درازی عمر، نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم سید مسعود احمد منصور صاحب انسپکٹر مال آمد کے دادا جان مکرم سید بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ قانونگو ابن سید حافظ باغ علی شاہ صاحب معین الدین پور گجرات 80 سال کی عمر میں مورخہ 18 نومبر 2003ء کو وفات پا گئے۔ آپ کو ایک لمبے عرصہ تک بطور صدر جماعت خدمت دین کی توفیق ملی۔ آپ سید محمود احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کے والد تھے۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم حکیم داؤد احمد صاحب مصطفیٰ ٹاؤن لاہور کو دل کا اٹیک ہوا ہے۔

مکرم محمد یحییٰ خان صاحب حلقہ دارالذکر لاہور کے جوڑوں میں درد رہتا ہے۔

مکرم مرزا کلیم احمد صاحب سبزہ زار ملتان روڈ لاہور ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔

سب مریضوں کی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ شیخ پروین بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ کمال پاشا صاحب (جڑانوالہ شہر) 5 اگست 2003ء بروز منگل جرمنی میں بعمر 34 سال وفات پا گئیں۔ 11 اگست کو نماز جنازہ بعد نماز ظہر ادا کی گئی۔ جڑانوالہ شہر کے مقامی قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم حفاظت نوید احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں 2 کم سن بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نیوی میں بطور کیڈٹ شمولیت

پاکستان نیوی میں بطور کیڈٹ شمولیت اختیار کر کے الیکٹرانکس / مکینیکل انجینئرنگ / بزنس ایڈمنسٹریشن میں ڈگریز حاصل کرنے کیلئے رجسٹریشن قریبی پاکستان نیوی ریکروٹمنٹ اینڈ سلیکشن آفس میں 24 نومبر تا 24 جنوری تک کروائی جا سکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 23 نومبر۔ (نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 2

طرف سے مارشل آرٹس کا مظاہرہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد پہلی تقریر الحاج A.Anifowo صاحب نے قرآن کریم کی ضرورت کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم معلم قاسم صاحب Oyekola نے حضرت مسیح موعود کی زندگی کے موضوع پر کی۔ اجلاس کی آخری تقریر خاکسار نے دین میں خدمت خلق کے موضوع پر کی جبکہ مکرم جسٹس مفتاح صاحب Olokooba نے صدارتی خطاب کیا۔ ایک ہزار احباب نے شرکت کی۔ ان میں چار سو نومبائعین بھی تھے۔ شعبہ نمائش نے اپنا الگ ٹینٹ لگایا ہوا تھا جس میں کتابوں کی نمائش کے علاوہ جماعتی لٹریچر فروخت کے لئے پیش کیا گیا۔ اختتامی دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 اکتوبر 2003ء)

اعلان داخلہ

غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت جاری غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر میں مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ جاری ہے۔ داخلہ فارم دفتر مقامی سے 12 دسمبر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ 13 دسمبر کو انٹرویو ہوگا اور 15 دسمبر سے کلاسز کا باقاعدہ آغاز ہوگا۔

☆ ایم سی ایس ای (مائکرو سافٹ سرٹیفائیڈ سسٹم) فاؤنڈیشن (MCP) مدت کورس دو ماہ فیس 1500 روپے۔ وقت 4 تا 5 بجے شام

☆ اردو انگریزی کمپوزنگ کورس دورانیہ ایک ماہ فیس 800 روپے۔ وقت 3 بجے تا 4 بجے شام

(ناظم صنعت وتجارت ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرمہ صادقہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد جمیل صاحب جڑانوالہ 30 ستمبر 2003ء بروز منگل جڑانوالہ شہر بعمر 75 سال وفات پاگئیں۔ اگلے روز یکم اکتوبر کو صبح دس بجے نماز جنازہ ہوئی۔ مقامی قبرستان میں تدفین مکمل ہونے پر آصف احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔ آمین

ٹیکنیکل افراد کی ضرورت ہے!

ایسے افراد جو مندرجہ ذیل ٹیکنیکل کام جانتے ہوں اور اس میں اچھی خاصی مہارت رکھتے ہوں اور کم از کم دس سالہ تجربہ رکھتے ہوں اور طلباء کو کام سکھانے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ اپنے شناختی کارڈ کی نقل اور ایک عدد تازہ تصویر۔ نام، عمر، پتہ اور کیا کام سکھا سکتے ہیں اور تجربہ وغیرہ کی تفصیل کے ساتھ صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کروا کر 31 دسمبر 2003ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔ (نامکمل درخواستیں یا جو بغیر تصدیق کے ہوں گی ان پر غور نہیں کیا جائے گا)۔ ٹیکنیکل شعبے درج ذیل ہیں:۔

آٹو مکینک	آٹو الیکٹریشن
جنرل الیکٹریشن	گیس اینڈ الیکٹرک ویلڈنگ
وڈ ورک / کارپینٹر	لائٹ اور ہیوی سٹیل فیبریکٹر
پلمبر	ریڈیو اینڈ ٹی وی ٹیکنیشن
میسن	الیکٹرک موٹر ریوائنڈنگ
ٹٹرنگ	ریفریجریٹر اینڈ ایئر کنڈیشنگ
کوکنگ	فوڈ پریزرویشن ٹیکنیشن
بیکنگ	آرٹس اینڈ ہینڈی کرافٹس ٹیکنیشن
کشنگ	ڈسٹنگ پینٹنگ

نگران ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ (دارالصناعۃ) ایوان محمود ربوہ

مغل پراپرٹی آفس عبدالرب وکی
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید وفروخت کا بااعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ فون آفس: 04524-215171
فون رہائش: 04524-211402-211677
مغل کمپیوٹر کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ سنٹر

ولادت

مکرم انیس احمد محمود صاحب آف کراچی معلم وقف جدید چک نمبر 327/H.R مروٹ بہاولنگر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 3 نومبر 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "نمود سحر" عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شامل ہے نومولودہ کی صحت وسلامتی والدین کے قرۃ العین اور خادمہ دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریدار الفضل ہاکر سے اخبار حاصل کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ نومبر 2003ء مبلغ چوہتر روپے صرف (Rs.74) بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

شادی بیاہ میں بیجا خرچ اور نمائش کی ممانعت کا قانون

☆ لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان نے عوام کو ان کے حقوق اور قانون سے آگاہ کرنے کی سکیم کے تحت پنجاب میں شادی کے موقع پر بے جا تصرف اور نمود ونمائش کی ممانعت کے ایکٹ مجریہ 2003ء کا مسودہ جاری کر دیا ہے۔ جس کے مطابق اس قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب کو کم از کم ایک لاکھ اور زیادہ سے زیادہ تین لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی جا سکتی ہے۔ اس قانون کی دفعہ 2(C) کی رو سے شادی سے مراد مایوں، مہندی، بارات، نکاح، رخصتی اور ولیمہ شامل ہیں۔ دفعہ 3 کی رو سے شادی کے موقع پر گھر یا عمارت جہاں شادی منعقد ہو رہی ہو کے علاوہ کسی گلی، سڑک، عوامی پارک یا کسی دیگر جگہ پر روشنیوں اور قمقموں سے سجاوٹ نہیں کی جا سکتی، اس کے علاوہ پٹاخے چلانے اور آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کرنے کی اجازت نہیں۔ شادی کے موقع پر دیئے جانے والے جہیز کی نمائش نہیں کی جا سکتی۔ اس قانون کے تحت شادی بیاہ میں ہونے والے بے جا اخراجات پر پابندی ہے اور اس قانون کی دفعہ 4 کی رو سے کوئی بھی شخص اپنی یا کسی دوسرے شخص کی شادی کی تقریب ماسوائے ولیمہ میں کلب، ہوٹل، ریسٹورنٹ، شادی ہال، کمیونٹی سنٹر، کمیونٹی پارک یا دیگر کسی جگہ پر ماسوائے سوپ یا گرم اور ٹھنڈے مشروبات کے کسی قسم کا کھانا یا دوسری اشیاء خوردنی پیش نہیں کر سکتا۔ تاہم ولیمہ پر اگر مہمانوں بشمول میزبان کی تعداد زیادہ سے زیادہ تین سو ہو تو ایک ڈش کھانا کھلایا جا سکتا ہے۔ ایک ڈش کھانا سے مراد ایک قسم سالن و چاول اور روٹی یا نان کے ساتھ ایک میٹھی ڈش ہے۔ شادی میں شریک اہل خانہ یا مہمانوں کو گھر کی چار دیواری کے اندر کھانا کھلانے پر کوئی پابندی عائد نہیں ہے۔ اس قانون کی دفعہ 9 کے تحت کوئی عدالت مقررہ اتھارٹی یا کمیٹی کی تحریری شکایات کی غیر موجودگی میں اختیار سماعت نہیں رکھتی ہے۔

عرصہ 25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش
لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
برانچ-10۔ حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210۔ موبائل-0300-8458676
چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
زاہد اسٹیٹ ایجنسی
ہیڈ آفس۔41 گراؤنڈ فلور۔4 بلاک کمرشل گول پلازہ۔ از سرکل DHA
فون آفس:۔ 5740192 موبائل-0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما صبح 8 تا 12 بجے شام 4 تا 8 بجے
موسم سرما صبح 9 تا 1 بجے شام 4 تا 7 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس: 04524-213966

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

رنگین فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ چند منٹوں میں
ربوہ میں پہلی بار رنگین فلموں کی ڈویلپنگ پرنٹنگ چند منٹوں میں پاسپورٹ سائز 12 عدد تصاویر 50 روپے میں بمعہ نیگیٹو حاصل کریں۔ 30 تصویروں کی پرنٹنگ پر ایک بڑی تصویر "6X8" مفت حاصل کریں۔
عامر کلر لیب اینڈ فوٹو سٹوڈیو عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ نزد روؤف بک ڈپو
فون دکان 215209 گھر: 212988

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹنسیاں مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، سادہ گولیاں، نکیاں، شوگر آف ملک، خالی ڈبیاں وڈراپرز بارعائیت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156